آیا؟ زیڈ صاحب کا "دریا" آیا دریائے نیل ہے، یا بحر قلزم (بحر احمر)؟ دریائے نیل بھی اپنے دہانے کے پاس بہت چوڑا اور گہرا ہے۔ براہ کرم زیڈ صاحب بھی قرآن، حدیث یا کسی اور مستند چیز کا حوالہ دیں کہ "لاش دریا نے خود اس کے بعد کہیں ساحل پر پھینک دی"۔ یہ بیان کہ "مسلمہ امر یہ ہے"، دعویٰ ہے اور ہر دعویٰ ثبوت چاہتا ہے۔ میں نے جو گمان ظاہر کیا ہے وہ انسانی فطرت کے تقاضے پر مبنی ہے۔ میرا آپ کا بچہ یا رشتہ ڈوب جائے تو ہم کیا کریں گے؟ ہمراہ غوطہ خور موجود ہو، یا تیرنا جاننے والے ساتھ ہوں تو کیا وہ غوطہ لگا کر ڈوبے ہوئے شخص کو نہیں نکالیں گے؟ دنیا عالم اسباب ہے۔ خدا اسباب پیدا کرتا ہے۔ ماخذ معلومات میں سکوت ہو تو تصور یہ ہوگا کہ عالم فطرت کے مطابق بات ہوئی ہوگی۔

مزید برآں یہ نہ بھولئے کہ سورہ طٰہ میں حضرت موسیٰؑ کو ان کی ماں "یم" میں ڈالتی ہے تو فرعون بھی "یم" ہی میں غرق کیا جاتا ہے۔ اس سے میرے گمان کو تقویت ہوتی ہے۔ کہ دونوں جگہ دریائے نیل مراد ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ناچیز محمد حمید اللہ ——— پاریس فرانس

کیا امام ابو حنیفہ افغانی النسل تھے؟

ماہنامہ الحق جلد ۱۷، شمارہ ۶۔ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ مطابق اپریل ۱۹۸۲ء عنوان "افکار و تاثرات" کے ذیل میں ص ۵۴، ۵۵ پر جناب خانباز ملک علوی صاحب میرے ایک سابقہ مضمون زیر عنوان "ملت افغان......" (الحق۔ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ) کے شق ص ۲۴ پر معترض ہو کر فرماتے ہیں کہ

"موصوف کے اس دعویٰ کا تاریخی حقائق سے کوئی تعلق نہیں"۔

ملک صاحب کا مطلب یہ ہے کہ میں نے جو امام ابو حنیفہؒ کے افغانی ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ باطل ہے موصوف کے نزدیک وہ فارسی ہیں۔

چونکہ الحق کا یہ کالم (افکار و اخبار) بہت محدود ہے اس لئے میں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مختصر بحث اکتفا کروں گا۔

امام ہمامؒ اور ملت افغان میں قدر مشترک

۱۔ بمصداق الجنسُ یمیلُ الیٰ جنسہٖ اکثر افغانوں نے امام کی فقہ تہہ دل سے قبول کی ہے۔ فارسیوں نے اس کے مشن کو رد کیا ہے۔ عربوں نے کما حقہٗ اس کے مسلک کو اختیار نہ کیا بلکہ مالکی، شافعی اور حنبلی مسالک کی طرف زیادہ راغب ہوئے۔

۲۔ افغانوں کے ہاں ایک قانون ہے جس کو وہ اپنی اصطلاح میں پختو (پشتو) یہ قبل از اسلام سے لے کر آج موجود ہے۔ قرآن و سنت کے علاوہ وہ اپنے جرگوں میں اس قانون کے مطابق مقدمات طے کرتے ہیں۔

امام ہمام چونکہ افغانی ذہن کے مالک تھے اس لئے اس کی فقہ اور "پختو" میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے اس لئے افغانوں نے اس کو اپنا سمجھ کر اپنا لیا۔

۳۔ افغان اتنے خود دار اور مصمم ارادے کے مالک ہوتے ہیں کہ وہ کسی ظالم جابر کے سامنے جھکتے نہیں۔ امام صاحب نے حاکم وقت کی پیش کش ٹھکرائی حتیٰ کہ قید میں جان دے دی لیکن قسم کھا کر قضا کا عہدہ قبول نہیں کیا۔

۴۔ ہمارے ملک میں کئی قومیں مہاجرین کر تشریف لائی ہیں۔ مگر آج کل کے افغانی مہاجر اس گرانی کے دور میں بڑی مشکل زندگی گذارتے ہیں۔ اپنے ہاتھ کی کمائی پر گذر کرتے ہیں کسی کے سامنے ہجرت کے نام پر سوال نہیں کرتے۔

یہی معاملہ امام الاعظم کا تھا۔ درس و تدریس اور تدوین فقہ سے انہیں کہاں فرصت تھی۔ ایسے علماء ہمیشہ امراء و حکمار کے دروازے کھٹکھٹاتے ہیں۔ لیکن امام صاحب نے تجارت اختیار کی خوب کمایا۔ خود کھایا۔ طلبہ، مدرسین اور محتاجوں کو کھلایا اور دولت کے بل بوتے پر حاکم وقت کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

۵۔ احمد ابدالی جو افغانی تھے۔ ابتدا میں قوم کی طرف بادشاہی کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن مرشد کے اصرار پر جب قبول کیا تو اس کا حق بھی ادا کیا۔ افغانی عہدے کے بھوکے نہیں ہوتے۔

۶۔ فرید خان، شیر شاہ سوری افغانی (فتحان) کون نہیں جانتا اس نے تقریباً چار سال کے دوران حکومت میں ہند کو ایسا نظام دیا جو آج تک کوئی حکمران اس کا بدیل ہند کو نہ دے سکا۔ چونکہ خود بڑا عالم دین اور مذہب حنفی کے مقلد تھے اس لئے امام صاحب کے وضع کردہ فقہ، قانون کو قلیل عرصہ میں نافذ کر کے دکھایا۔

مذکورہ سطور بطور نمونہ پیش کیں تاکہ قارئین کو امامی اور افغانی افکار کی مماثلت و مشاکلت کا پتہ چلے۔

اب تاریخی حقائق کی روشنی میں ثابت کرتے ہیں کہ امام صاحب افغانی النسل ہیں:۔

۱۔ عن عمر بن حماد بن ابی حنیفة قال: ابوحنیفة، النعمان بن ثابت بن زوطی، فامّا زوطی فانه من اهل کابل وَوُلد ثابت علی الاسلام۔ وکان زوطی مملوکاً لبنی تیم الله بن ثعلبة فاعتق، فولاؤه، لبنی تیم الله بن ثعلبة ثم لبنی قفل ......

ترجمہ۔ عمر بن حماد بن ابی حنیفہ فرماتے ہیں:۔

ابو حنیفہ (یعنی) نعمان بن ثابت بن زوطی، بہرحال زوطی کابل سے تھے اور ثابت حالت اسلام میں پیدا ہوئے زوطی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے۔ ان کو آزاد کر دئے گئے۔ پھر تیم اللہ بن ثعلبہ نے ان کو اپنا حلیف بنایا پھر بنی قفل نے...... (تاریخ بغداد مؤلفہ تاریخ بغدادی جلد ۱۳ ص ۳۲۴، ۳۲۵۔ طبع بیروت)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس روایت کا آخری راوی کون ہے؟ حماد بن ابی حنیفہ ہے یہ صاحب کون

ہے، صاف ظاہر ہے کہ امام ابوحنیفہ کا اکلوتا بیٹا ہے۔اس کا ثبوت کہاں؟ ثبوت کے لئے سیرت نعمان مؤلفہ شبلی نعمانی صـ ۹۰ طبع لاہور۔ اور ائمہ اربع مولفہ رئیس احمد جعفری صـ ۱۸ طبع لاہور ۱۹۶۸ء ملاحظہ ہو۔

یہ تو ہوئی امام صاحب کے بیٹے کی روایت اب اس کے پوتے کی روایت سنو۔ جس پر میرے معترض جانباز صاحب نے بھی زور دیا ہے۔

"میں اسمٰعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن مرزبان ہوں۔ ہم لوگ نسل فارس سے ہیں۔ اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں آئے۔ ہمارا دادا ابوحنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ثابت بچپن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے انہوں نے ان کے خاندان کے حق میں دعائے خیر کی تھی ہم کو امید ہے کہ وہ دعا بے اثر نہیں رہی۔

"(تاریخ بغداد للخطیب جلد ۱۳ صـ ۳۲۶)

۱۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شبلی نعمانی صاحب نے امام صاحب کے بیٹے کی روایت رد کر کے پوتے کی روایت قبول کی۔ حالاں کہ مقولہ مشہور ہے الفضل للمتقدم (فضیلت مقدم کی ہوتی ہے) اس لئے کہ شبلی صاحب خود نعمانی تھے اور وہ افغانی ہونا پسند نہیں کرتے تھے۔ کیوں؟ کیونکہ انگریزوں نے افغانوں کے خلاف کئی جنگیں لڑیں مگر کامیاب نہ ہوئے۔ تب انہوں نے افغانوں کے خلاف ذلت آمیز پروپیگنڈہ شروع کیا۔ انگریزوں کے بقول "خونخوار قوم" میں امام صاحب کو شامل کرنا شبلی صاحب نے مناسب نہ سمجھا حالاں کہ یہ قوم تاریخ کی غیرت مند قوم ہے۔

۲۔ اسلام سے پہلے سارا عراق پارسیوں کی تسلط میں تھا۔ اور اسلام کے بعد بھی ان کا اثر رسوخ رہا۔ اس لئے ان کی شر سے بچنے کے لئے امام صاحب کے پوتے نے مذکورہ اعلان کیا کہ ہم فارسی ہیں۔ ہمیں حضرت علیؓ سے عقیدت ہے اور ہمارا دادا ۸۰ھ میں پیدا ہوا۔ یہ فقرہ اس روایت کا رد ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امام صاحب نصرانی پیدا ہوئے تھے۔ پوتے کے بیان سے پہلے وہ مجہول النسل نہیں تھے۔ حالات کا تقاضا تھا کہ اکثریت پارٹی کی شر سے بچنے کے لئے اس قسم کا بیان دے دیں۔ کیونکہ ابتدا سے بعض لوگ امام صاحب کی عقلی بصارت و فراست سے جل بھننے لگے اور مخالفت پر تل گئے۔ جوں جوں آپ کی شہرت بڑھتی گئی۔ مخالفت نقطۂ عروج پہ پہنچ گئی۔ اور پوتے کے زمانے تک یہ مخالفت شدت تک پہنچی ہوگی (واللہ اعلم)

قارئین کی مزید تسلی کے لئے مزید دو تاریخی حقائق پیش کر کے بحث کا باب بند کرتا ہوں۔

۱۔ دائرۂ معارف اسلامیہ جلد ا جامعہ پنجاب۔ ترجمہ ابوحنیفہ کے ذیل میں اس قسم کی عبارت لکھی گئی ہے۔

"ان کے دادا جن کا اسلامی نام غالباً نعمان تھا کابل کے رہنے والے تھے۔۔۔ خطیب بغدادی نے شمارہ ۲۱۷ میں علاوہ کابل، بابل انبار، ترمذ اور نسار (نسا) کے نسبتی بھی درج کیا ہے۔